بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے اس لئے ہمارے دکھاوے کے عمل اس کے ہاں قبول نہیں ہوتے

مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں استغفار پر زور دیں صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 24؍جنوری 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل جو دنیا کے حالات ہیں سب کے علم میں ہیں۔ ہر جگہ فساد اور فتنہ برپا ہے۔ اسلام مخالف قوتیں ان حالات کا ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہراتی ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض مسلمان گروہ اور تنظیمیں اسلام کے نام پر ایسی حرکات کر رہی ہیں جو ظلم و بربریت کے علاوہ کچھ نہیں اور اسلام کی تعلیم کا اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں کے اندر یہ حالات پیدا کئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کو نقصان عموماً خود غرض مسلمانوں اور منافقین نے ہی پہنچایا ہے جو اپنے مفادات کے لئے ایسی طاقتوں کا آلہ کار بنتے رہے ہیں۔ بہرحال دنیا کے عمومی حالات خراب ہیں۔ بعض مسلمانوں کے غلط عمل کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں کو اسلام کو بدنام کرنے کا خوب موقع مل رہا ہے۔ تو ظاہر ہے ہم احمدی مسلمان بھی اس وجہ سے اس کا نشانہ بنتے ہیں۔ گو ہمیں جاننے والے جانتے ہیں کہ احمدیت کی تعلیم اور عمل محبت پیار اور بھائی چارے کے علاوہ کچھ نہیں لیکن عام لوگ ہمیں بھی اسی طرح خیال کرتے ہیں جیسا کہ میڈیا نے عام تصور مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں پھیلایا ہوا ہے۔ بعض ملکوں کی قوم پرست تنظیمیں اور پارٹیاں کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتیں اور صرف منفی رویے اور سوچیں اور اس کے مطابق عمل پر ہی زور ہے۔ اس مخالفت کا جرمنی کے مشرقی حصہ میں بھی سامنا ہے اور ہالینڈ میں بھی جہاں عنقریب انتخابات ہونے والے ہیں۔ اسی طرح یورپ کے اور ملکوں میں بھی رائٹسٹ اب زور پکڑ رہے ہیں اور امریکہ کا حال تو سامنے ہی ہے اور پھر احمدی نہ صرف مسلمان ہونے کی حیثیت سے بلکہ مسلمان ممالک میں بھی احمدی ہونے کی حیثیت سے ان سختیوں سے گزر رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ہم نے آنے والے منادی کو جو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آیا مان لیا۔ پاکستان میں تو ظالمانہ قانون کی وجہ سے مولوی کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے اور مولوی کے ڈر سے عدالتیں بھی انصاف نہ کرنے پر مجبور ہیں لیکن اب الجزائر میں بھی عدالتوں نے یہی رویے اپنا لئے ہیں کہ نام نہاد مولوی کے ڈر سے معصوم احمدیوں کو جیل میں غلط الزام لگا کر بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت بھی وہاں سولہ احمدی احمدیت کی وجہ سے جیل کی سزا کاٹ رہے ہیں تو ایسے میں ایک احمدی کو کیا کرنا چاہئے۔ ہمارے پاس نہ دنیاوی حکومت ہے نہ ہی دنیاوی دولت اور تیل کا پیسہ ہے۔ ہاں ایک چیز ہے جس کی طرف دنیا کے ہر احمدی کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ ہے عبادات صدقات اور استغفار کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا۔ یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش

میں لاتی ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انسان کے اندر بے شمار کمزوریاں ہوتی ہیں بسا اوقات ہم دنیاوی کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے اپنی عبادتوں کی ادائیگی کا بھی حق ادا نہیں کرتے۔ کوئی ذاتی مشکل آئے تو تھوڑے سے صدقے کی طرف توجہ پیدا ہوجاتی ہے ورنہ نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے اور اس کے رحم کو جوش دلانے والا اور دشمنوں اور مخالفین کی کوششوں کو ناکام و نامراد کرنے والا بننا ہے تو ہمیں ان باتوں کی طرف بہر حال توجہ دینی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بخشش کو حاصل کرنے والے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں توبہ اور استغفار اور صدقات قبول کرتا ہوں تو یہ اس لئے کہ تم توبہ اور استغفار کی طرف توجہ دو تا کہ تمہاری مشکلات دور کروں تمہاری بے چینیاں دور کروں تمہیں اپنے قریب کروں۔ تمہارے گذشتہ گناہوں کو معاف کروں تمہیں صحیح عبد بننے کی توفیق عطا کروں تم پر اپنا رحم کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یعنی کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں : صدقہ صدق سے لیا گیا ہے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا خدا تعالیٰ سے صدق رکھتا ہے سچائی کا تعلق رکھتا ہے۔ دعا کے ساتھ قلب پر سوز و گداز اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ دعا میں ایک قربانی ہے۔ صدق اور دعا اگر یہ دو باتیں میسر آجائیں تو اکسیر ہے۔

پس استغفار بھی دعا ہی ہے اور جب انسان اپنے گناہوں سے اور اپنی کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کرتا ہے تو ایک رقت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ صرف منہ سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے اور توجہ اللہ تعالیٰ کی بجائے کہیں اور رہنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ پس اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور صدقات کو جو بے چینی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور جب بندہ یہ عہد بھی کرتا ہے کہ آئندہ میں اپنی کمزوریوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کا رحم جذب کرنے کی کوشش کرے تو پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ میرے بندوں کو بتا دو کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم چل کر آتا ہوں اگر میرا بندہ تیز چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کی کوئی انتہا نہیں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے اس لئے ہمارے دکھاوے کے عمل اس کے ہاں قبول نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ تو اس قدر مہربان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اتنی کشائش نہ رکھتے ہوں کہ صدقہ دے سکیں تو معروف باتوں پر عمل کرنا اور بری باتوں سے رکنا ہی ان کو صدقہ کا ثواب دے دے گا۔

پس مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی عبادتوں اور اپنی دعاؤں کو خالص کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں استغفار پر زور دیں صدقہ اور خیرات کی طرف توجہ کریں۔ استغفار کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بدثمرات سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوۃ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا وقت ہی نہ آوے۔ وہ گناہ ہم سے سرزد ہی نہ ہوں اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہوجاویں۔ فرمایا کہ یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس

لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تو یہ چھوٹی سی مشکلات ہیں لیکن جس طرف دنیا جارہی ہے، جس طرح انسان بے لگام ہورہا ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سامان ہورہے ہیں، تو انسان اس تباہی کی طرف جارہا ہے جو انسان کے اپنے ہاتھوں سے ہونی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھڑکا رہی ہے یہ دنیا۔ پس ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں کا یہ کام ہے کہ جہاں ہم اپنے آپ کو بداثرات سے بچانے کے لئے توبہ اور استغفار پر زور دیں وہاں عمومی طور پر بھی دنیا کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونس کی قوم گریہ وزاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔ اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ رونا دھونا اور صدقات فردِ قرار دادِ جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ علم تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق و ثبات دکھاتا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل و قال سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔ فرمایا کہ صدقہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : جیسے درختوں اور کھیتوں کو اگر پورا پانی نہ دیا جائے تو وہ پھل نہیں لاتے اسی طرح جب تک نیکی کا پانی دل کو نہ دیا جائے تو وہ بھی انسان کے لئے کسی کام کا نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: فرمایا کہ گھروں میں نیکیوں کے ذکر چلتے رہنے چاہئیں تاکہ دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے استغفار کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے باقی نیک اعمال کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی رہے اور یہی پانی ہے جس سے نیکی کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے عبادتوں کی پابندی جہاں ضروری ہے وہاں ہر قسم کے ظلم و زیادتی سے بچنا بھی ضروری ہے اور لوگوں کے کام آنا بھی ضروری ہے۔ گھروں میں بجائے زیادہ وقت دنیاوی شغلوں میں گزارنے کے نیکی کی باتیں کرنے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ ایسی مجلسوں سے بچنے کی ضرورت ہے جہاں صرف ہنسی ٹھٹھہ ہورہا ہو۔ دوسروں کا مذاق اڑایا جارہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا:

تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ و خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے اور بلا کے آنے کے متعلق خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیشگوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیشگوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میں صدقات قبول کرتا ہوں تو وہ ایسی صورت میں بھی قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے جس کے بارے میں وہ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کے ذریعہ سے بتا بھی دیتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ انذار کی پیشگوئی بھی ہو جاتی ہے جیسا کہ یونس کی قوم کے بارے میں تھا اور اس کی قوم دعا اور صدقہ اور رونے دھونے سے بچ گئی اور جو تباہی کی پیشگوئی تھی وہ ٹل گئی۔ پس جب انبیاء کی پیشگوئیاں بھی صدقہ و خیرات سے ٹل سکتی ہیں، تو پھر جو مشکلات انسان کے اپنے عملوں کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں خدا تعالیٰ

کو بھولنے کے نتیجہ میں سامنے آتی ہیں وہ کیوں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے، استغفار اور توبہ کرنے سے، اور صدقات کرنے سے، نہیں ٹل سکتیں۔ یقیناً ٹل سکتی ہیں بشرطیکہ ہمارا رونا دھونا دعا کرنا صدقات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور برائی کی موت کو دور کرتا ہے پھر فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی توفیق ہو۔ پس ان باتوں کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دل سے نکلی ہوئی استغفار آئندہ گناہوں سے بھی بچاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رحم کو بھی جوش میں لاتی ہے اور اس کا قرب بھی دلاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت طلب کرنا اُسے محبوب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلاء کے مقابلے پر جو آچکا ہو اور اس کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے۔ فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلہ اور قاتل ہوتا ہے توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس نے سچی توبہ کی استغفار کیا اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگی آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کیا، اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ دعا کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں۔ استغفار کی طرف توجہ دینے والے ہوں اپنے پچھلے گناہوں کی بخشش اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے طلب کرنے والے ہوں اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد کر کے پھر اس کی بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے ایسے صدقات ادا کرنے والے ہوں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے دشمن اور ہر مخالفت کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے اور ان پر الٹائے ان کے حملے۔ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے ان بندوں میں شمار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ہم وارث ہوں اور ان میں حصہ لینے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ سعدہ برتاوی صاحبہ کا ہے مری برتاوی صاحب کی اہلیہ کوش عرب دمشق میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

......☆......☆......☆......

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB